Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۲۶ جمادی الاول ۱۳۹۵ھ ۔ ۷ احسان ۱۳۵۴ش ۔ ۷ جون ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۲۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے ۔ الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور کامیابیوں اور برکتوں سے معمور لمبی عمر عطا فرمائے ۔ آمین

ربوہ ۷ احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

سر اور کمر میں درد کی وجہ سے طبیعت علیل ہے

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔

ربوہ ۶ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج بھی علالت اور کمزوریٔ طبع کے باعث نماز جمعہ پڑھانے کے لئے مسجد اقصیٰ تشریف نہ لا سکے حضور کے ارشاد پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی ۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی ایک آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مرکزِ سلسلہ میں رہنے والوں پر جو اہم دینی اور جماعتی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے مقامی احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ انہیں خلیفۂ وقت کی اطاعت نماز باجماعت اور اپنے دیگر تمام دینی فرائض کو شرح صدر کے ساتھ ایسی عمدگی سے ادا کرنا چاہئیے کہ تفقہ فی الدین کے لئے بیرونجات سے تشریف لانے والوں کے لئے وہ ایک نمونہ بن جائیں ۔ آپ نے فرمایا اسلام ایک اجتماعی مذہب ہے اس کی تمام عبادات اجتماعی رنگ رکھتی ہیں اور اطاعت اور اتحاد و اتفاق کا سبق دیتی ہیں جنہیں مرکزِ سلسلہ میں رہنے والوں کو بالخصوص ملحوظ رکھنا چاہئیے

خطبہ ثانیہ میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی ۔

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

تین ہفتے کے لئے ۱۵ جون سے ۵ جولائی تک ہوگی ، انشاء اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کی تعمیل میں تمام امراء اور صدر صاحبان اپنی اپنی جماعتوں کے نمائندے اس کلاس میں شمولیت کے لئے بھجوائیں ۔ ان تین ہفتوں میں قرآن مجید کے تین پاروں کے علاوہ احادیث ، علم کلام ، تاریخ ، علمی لیکچر اور عربی اسباق بھی ہوں گے ۔ آنے والے احباب صدر جماعت یا امیر صاحب یا مربی سلسلہ کی تصدیق ضرور لائیں ۔

(ناظم اعلیٰ مجلس انتظام فضلِ عمر درس القرآن کلاس)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں نے کوئی نہ پایا جس نے قرآن کریم کے پاک چشمہ کے بغیر معرفت کا پیالہ پیا ہو

یہ ہمارے لئے آبِ حیات ہے اور ہماری روحانی اور علمی ترقی کے لئے کامل رہنما ہے

”یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سُن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں میں جوان تھا اب بوڑھا ہوا مگر میں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۹)

”سب سے سیدھی راہ اور بڑا ذریعہ جو انوارِ یقین اور تواتر سے بھرا ہوا اور ہماری روحانی بھلائی اور ترقیٔ علمی کے لئے کامل راہ نما ہے قرآن کریم ہے جو تمام دنیا کے دینی نزاعوں کے فیصل کرنے کا متکفل ہو کر آیا ہے جس کی آیت آیت اور لفظ لفظ ہزارہا طور کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے اور جس میں بہت سا آبِ حیات ہماری زندگی کے لئے بھرا ہوا ہے اور بہت سے نادر اور بیش قیمت جواہر اپنے اندر مخفی رکھتا ہے جو ہر روز ظاہر ہوتے جاتے ہیں یہی ایک عمدہ محک ہے جس کے ذریعہ سے ہم راستی اور ناراستی میں فرق کر سکتے ہیں۔ یہی ایک روشن چراغ ہے جو عین سچائی کی راہیں دکھاتا ہے۔ بلاشبہ جن لوگوں کو راہِ راست سے مناسبت ہے اور ایک قسم کا رشتہ ہے ان کا دل قرآن شریف کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے اور خدائے کریم نے ان کے دل ہی اس طرح کے بنا رکھے ہیں کہ وہ عاشق کی طرح اپنے اس محبوب کی طرف جھکتے ہیں اور بغیر اس کے کسی جگہ قرار نہیں پکڑتے اور اس سے ایک صاف اور صریح بات سُن کر پھر کسی دوسرے کی نہیں سُنتے۔ اس کی ہر ایک صداقت کو خوشی سے اور دوڑ کر قبول کر لیتے ہیں اور آخر وہی ہے جو موجب اشراق اور روشن ضمیری کا ہو جاتا ہے اور عجیب در عجیب انکشافات کا ذریعہ ٹھہرتا ہے اور ہر ایک کو حسبِ استعداد معراجِ ترقی پر پہنچاتا ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۸۱)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۷ر احسان ۱۳۵۴ھ
۷ر جون ۱۹۷۵ء

مومنوں کو عطاء ہونیوالے فرقان کی ازسرِ نو بحالی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو یہ بشارت دی ہے کہ ان کے ایمان لانے اور اس کے مطابق اعمال صالحہ بجا لانے کا ایک نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ انہیں ایک فرقان عطاء کرے گا جو انہیں غیر مومنوں کے مقابلہ میں ممیّز و ممتاز کر دکھائے گا۔ اس فرقان کی وجہ سے وہ دنیا میں پہچانے اور شناخت کئے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (الانفال آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اگر تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہارے لئے ایک بڑے امتیاز کا سامان پیدا کر دے گا اور تمہاری کمزوریوں کو دور کر دیگا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اگر سرے سے کوئی ایسا فرقان نہ ہو جو مومنوں کو غیر مومنوں سے ممتاز کر دکھانے والا ہو تو پھر نعوذ باللہ ایمان لانا بے فائدہ ٹھہرتا ہے۔ فرقان نہ ہونے کا تو مطلب یہ ہوگا کہ مومنوں اور غیر مومنوں میں سرے سے کوئی امتیاز ہی نظر نہ آئیگا اور پھر وہ فرقان ہونا بھی ایسا چاہیئے جو مومنوں کے غیر مومنوں سے بہتر طور افضل ہونے کا آئینہ دار ہو۔ دوسرے بھی تسلیم کریں کہ ایمان لانے کے نتیجہ میں مومن ہمارے مقابلہ میں زیادہ بہتر انسان بن گئے ہیں اور اعمال و کردار اور اخلاق و اوصاف کی وجہ سے انہیں ہم پر بہر نوع فضیلت حاصل ہے۔ اگر غیر مومنوں اور مومنوں کے اعمال و کردار اور اخلاق و اوصاف میں سرے سے کوئی فرق نہ ہو یعنی جو برائیاں غیر مومنوں میں پائی جاتی ہیں مومن بھی انہی برائیوں میں ملوّث ہوں تو پھر ایمان لانا عبث ٹھہرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ حقیقی ایمان کے نتیجہ میں ایک مومن میں ایسی خوشکن اور دل موہ لینے والی تبدیلی پیدا ہوتی ہے کہ دوسرے بھی اس سے متأثر ہوئے اور تعریف کئے بغیر نہیں رہتے اور یہ پاک تبدیلی ہی مومنوں کے حق میں فرقان کا کام دیتی ہیں اور یہ پیدا ہوتی ہے تقویٰ اختیار کرنے اور اس میں کمال حاصل کرنے کے نتیجہ میں۔

اب چونکہ مومنوں کو عطاء ہونے والا یہ فرقان اُن کی فضیلت کا آئینہ دار ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن مجید میں متعدد جگہ نور سے تشبیہ دی ہے اور فرمایا ہے کہ مومنوں کو ایک نور عطاء کیا جاتا ہے جو انہیں سراپا منور کرکے دوسروں سے ممیّز و ممتاز کر دکھاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ تقویٰ کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے اس فرقان کو نور قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (الحدید آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ تب تم کو اللہ اپنی رحمت سے دوہرا حصہ دیگا اور تمہارے لئے نور مقرر کر دے گا جس کی مدد سے تم (تاریکی میں بھی) چلو گے اور تمہارے گناہ معاف کرے گا اور اللہ بخشنے والا اور بے انتہاء کرم کرنے والا ہے۔

مومنوں کو تقویٰ کے نتیجہ میں یہ فرقان یا نور عطاء کئے جانے کی غرض اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی تاکہ مومنوں اور ان کے غیروں میں امتیاز کا سامان پیدا ہو اور وہ لوگ بھی جو اپنی جگہ اپنے ہدایت یافتہ ہونے کے زعم میں مبتلاء ہوں یہ اقرار کرنے پر مجبور ہو جائیں کہ یہ لوگ واقعی خدا تعالیٰ کی ایک برگزیدہ قوم ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل اُن کے شاملِ حال ہے۔ چنانچہ مومنوں کو نور عطاء ہونیکے ذکر کے معاً بعد اللہ تعالیٰ نے اس کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (الحدید آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ اور یہ ہم اس لئے کہتے ہیں (کہ ہم مومنوں کو نور عطاء کریں گے) تاکہ اہلِ کتاب (جنہیں اپنے ہدایت یافتہ ہونے پر بڑا زعم ہے) یہ نہ سمجھیں کہ مسلمانوں کو اللہ کے فضل سے کچھ ملا ہی نہیں بلکہ یہ سمجھیں کہ فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضلوں والا ہے۔

ان آیات کریمہ سے صاف عیاں ہے کہ حقیقی مومنوں کی ایک لازمی علامت یہ ہے کہ وہ تقویٰ اللہ میں اس حد تک کمال حاصل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں ایک فرقان یا نور عطاء کیا جاتا ہے۔ یہ نور ان کے ہر ذرّۂ وجود میں سرایت کئے ہوتا ہے اور ان کی ہر حرکت و سکون میں اپنی جھلک دکھاتا ہے اور انہیں غیروں سے بدیہی طور پر ممیّز و ممتاز کر دکھاتا ہے حتّٰی کہ دوسرے بھی گواہی دیتے ہیں کہ یہ اور ہی انسان ہیں اور یہ کہ خدا کا فضل اُن کے شاملِ حال ہے۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ عند اللہ کوئی شخص بھی محض اپنے دعوئ ایمان کے بل پر مومن شمار نہیں ہو سکتا۔ وہ لاکھ اپنے آپ کو مومن کہے اگر اس کا عمل و کردار تقویٰ کے نور سے خالی ہے اور بلحاظ کردار اُس میں اور غیروں میں کوئی فرق نہیں ہے تو پھر اس کا اپنے آپ کو مومن سمجھنا محض بے فائدہ ہے۔ حقیقی مومن وہی ہیں جنہیں منجانب اللہ ایک نور عطاء کیا گیا ہو اور جو انہیں دوسروں سے ممیّز و ممتاز کر دکھانے والا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آخری زمانہ میں مومن کہلانے والوں کو تقویٰ کی راہ پر گامزن کرکے انہیں اس قابل بنانے کی غرض سے ہی مبعوث ہوئے تھے کہ وہ اُس نور سے جو فرقان کی حیثیت رکھتا ہے ازسرِ نو مزیّن ہوں۔ اسی لئے آپ نے سب سے زیادہ زور تقویٰ اختیار کرنے پر ہی دیا اور اپنے آنے کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"(خدا نے) ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے۔ ..... اگر تم تقویٰ کرنے والے ہو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہو گی۔ پس تقویٰ پیدا کرو۔ ..... اگر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسی خوش قسمت دے اور انہیں توفیق دے کہ وہ بدیوں سے جنگ کرنے والے ہوں اور تقویٰ اور طہارت کے میدان میں ترقی کریں تو یہی بڑی کامیابی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی چیز مؤثر نہیں ہو سکتی۔" (الحکم ۱۷ر جنوری ۱۹۰۳ء)

اور قیامِ جماعت کی غرض یہ بیان فرمائی کہ:۔

"اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو، اخلاقِ حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ ..... پس جب تک تبدیلی نہ ہو گی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفاتِ حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔" (تقریروں کا مجموعہ ص۵)

اپنی بعثت کی غرض اور قیامِ جماعت کے مقصد کو واضح کرنے کے بعد سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متبعین کو تقویٰ کے نور سے اپنے آپ کو منور کرنے کی بار بار اس کثرت سے تلقین فرمائی کہ اگر انہیں یکجا کیا جائے تو ایک مستقل کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ الغرض آپؑ نے اپنی قوتِ قدسیہ کے ذریعہ اپنے متبعین کو تقویٰ کے نور سے منور کرکے اُس فرقان کو پھر بحال کر دکھایا جو مومنوں کو عطاء کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے اُس نور کی جو حضور علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں ازسرِ نو عطاء ہوا ہے حفاظت کرنا اور نسلاً بعد نسلٍ کرتے چلے جانا ہماری ایک بنیادی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی یہ ذمہ داری پوری مستعدی سے ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظریہ ارتقاء اور قرآن حکیم

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵۔ رستم پارک نوال کوٹ لاہور

نوٹ:۔ یہ مضمون اس مقالہ کا پہلا حصہ ہے جو ۲۹ مئی ۱۹۷۵ء کو طلباء احمدیہ ہوسٹل "دار الحمد" کے ایک اجلاس خاص میں پڑھا گیا جس کی صدارت کے فرائض جناب ڈاکٹر غلام اللہ صاحب نے سرانجام دیئے

آج مجھے نظریہ ارتقاء کے متعلق کچھ کہنا ہے فی الجملہ نظریہ ارتقاء یہ ہے کہ زندگی ایک خلیہ حیاۃ سے شروع ہوئی اور پھر تنازع للبقاء، بقائے اصلح اور فطری انتخاب کے ذریعہ ایک نوع سے دوسری نوع بنا ترقی پذیر ہو کر گوناگوں شکلوں میں ڈھل گئی گویا زندگی پیدا نہیں کی گئی۔ بلکہ نتیجہ ارتقاء ہے۔

عصر حاضر میں ڈارون کے نظریہ میں تھوڑی سی ترمیم ہوئی ہے۔ نیا نظریہ ہے کہ ارتقاء دو اہم چیزوں پر مبنی ہے

1- MUTATION تغیر
2- NATURAL SELECTION. فطری انتخاب

اسے اتفاق کہیے کہ کسی خلیۂ حیاۃ میں کوئی فوری تغیر رونما ہوتا ہے اسے پنپنے کے لئے مناسب حالات ملتے ہیں۔ یہ توارث کے ذریعہ نسلاً بعد نسلٍ آگے بڑھتا ہے پھر اور تغیرات اسی طرح ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہو کر اس سے آ ملتے ہیں۔ یوں تغیر پذیر ہونے کے نتیجہ میں ایک نئی چیز اپنے خلیہ کی صورت میں جلوہ گر ہوتی ہے اس طرح انواع مختلفہ پیدا ہوتی ہیں۔ اس نظریہ میں چونکہ تغیر MUTATION اور فطری انتخاب NATURAL SELECTION دونوں شامل ہیں اس لئے اسے "جدید ڈارونی" نظریہ کہتے ہیں۔

یہاں پہنچ کر ایک لمحہ کے لئے رک جائیے یہ سب نظریات فلسفہ الحاد کی طرف دعوت دیتے ہیں یعنی زندگی پیدا نہیں کی گئی بلکہ خود بخود ارتقاء پذیر ہوئی ہے چکبست کا مشہور شعر ہے۔

زندگی کیا ہے؟ عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے؟ انہی اجزاء کا پریشاں ہونا

اس کی مثال آپ یوں دے سکتے ہیں کہ امریکہ کی بلند ترین فلک بوس عمارت ایک اینٹ سے ارتقاء پذیر ہو کر خود بخود ایک مناسب اور موزوں جگہ پر ایستادہ ہو گئی

ظاہر ہے کہ نظریۂ ارتقاء میں صداقت بھی ہے اور جہالت بھی۔ ہم اسے آنکھیں بند کر کے قبول نہیں کر سکتے۔

(۲)

اس کے برعکس قرآن حکیم کا نظریہ یہ ہے کہ موجودات

کُنْ فَیَکُوْن

کا نتیجہ ہے۔ یہ ارتقاء کے گوناگوں اطوار یعنی مدارج سے گذر کر موجودہ شکل میں آئی ہے۔ جمادات، نباتات، حیوان اور انسان کے الگ الگ دائرے ہیں۔ ایک دائرہ دوسرے کو پھاند نہیں سکتا ایک ذرہ میں خواص نباتات بننے کے ہیں۔ دوسرا ارتقاء پذیر ہو کر حیوان بن گیا۔ تیسرے میں انسان بننے کے خواص ہیں انسان کا دائرہ ارتقاء الگ ہے۔ حیوان کا الگ۔

(۳)

انواع مختلفہ میں مناسبت اور مشابہت کی وجہ سے یہ کہنا کہ انسان، حیوان کی ترقی یافتہ صورت ہے درست نہیں۔ نظریۂ ارتقاء کا یہ حصہ سراب نظر ہے۔

ہر ایک نوع ایک برزخ ہے۔ جمادات کی ایک شکل مونگا ہے یہ نباتات کے مشابہ ہے نباتات میں گوشت خور درخت ہیں یہ صورت حیوانی ہے حیوان کی ایک شکل ایپ (بوزنہ) ہے۔ یہ انسان کے مشابہ ہے اس مشابہت سے لوگوں نے دھوکا کھایا وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ ایک چیز دوسری سے ارتقاء پذیر ہوتی ہے۔ اگر یہ بات درست ہے تو درمیانی کڑیاں کیوں مفقود ہیں زمین کی تہوں سے بہت کچھ مل گیا۔ ارتقاء کی درمیانی کڑیوں کا نہ ملنا ثبوت ہے اس امر کا کہ ہر نوع کا ایک مخصوص دائرہ ہے اس سے وہ باہر نہیں نکل سکتی۔ نہ کبھی نکلی ہے۔

(۴)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کوئی سائنسدان نہیں تھے ہاں کتاب فطرت کے حقیقی عارف تھے انہوں نے فطرت کے ہمہ گیر اصولوں سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ ہر ایک چیز میں خدا نے ایک برزخ رکھا ہے۔ اسی برزخ کے نہ سمجھنے سے بعض کو یہ دھوکا لگا کہ انسان ترقی یافتہ بوزنہ ہے۔ فرماتے ہیں:

"نباتی حیوانی اور انسانی تین قسم کی جان مانی گئی ہے بعض حکماء نباتات میں شعور اور حس کے بھی قائل ہیں۔ چنانچہ بہت اس قسم کے درخت اور پودے پائے گئے ہیں جن پر مختلف امور اثر کرتے ہیں جیسے مثلاً چھوئی موئی کا درخت جب انسان اسے ہاتھ لگاتا ہے تو وہ مرجھا جاتا ہے اور اسی قسم کے بہت سے درخت ایسے ہوتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز میں خدا نے ایک برزخ رکھا ہوا ہے نباتات .... اور حیوانات کے درمیان وہ نباتات وجن ہیں حس و شعور ہے وہ برزخ ہیں، جو بہت بڑا حصہ انسانی عقلوں کا رکھتے ہیں۔ اسی برزخ کے نہ سمجھنے کے باعث بعض کو یہ دھوکا لگا ہے کہ انسان بندر سے ترقی کر کے انسان بنا ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ یہ تمام برزخ جو مخلوقات میں موجود ہیں وہ وحدت خلقی کی دلیل ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک دلیل ہیں اور افسوس کہ ناواقف اور نااہل اس سے کوئی لطف نہیں اٹھا سکتے۔"

بندے اور اللہ کے درمیان بھی ایک نقطہ برزخ ہے اس کی تشریح میں آگے چل کر فرمایا:۔

"یہی نقطہ جو برزخ بین اللہ و بین الخلق ہے نفسی نقطہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے"

(ملفوظات ۱۳ نومبر ۱۹۰۱ء بحوالہ الحکم جلد ۵ صفحہ ۴۲)

انواع مختلفہ میں مشابہت کی تشریح کتنی لطیف اور حکیمانہ ہے۔ ظاہر ہے کہ قرآنی نظریہ ارتقاء ڈارون سے بہت مختلف ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی
اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم

گذشتہ امتحان کا نتیجہ دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بہت کم مجالس نے اس طرف توجہ کی ہے بعض بڑی مجالس بھی حصہ لینے سے رہ گئی ہیں یا بہت کم حصہ لیا ہے قرآن کریم کے مطالعہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے سے جو روحانی فوائد حاصل ہوتے اور قلب میں جلا پیدا ہوتی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ اراکین انصار سے گذارش ہے کہ وہ ان امتحانوں میں شریک ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔ مومن تو خدا کی رحمت اور مغفرت کو حاصل کرنے کیلئے دوڑ رہا ہوتا ہے۔ پس اپنا قدم تیز کریں زندگی کا کوئی اعتبار نہیں جو نیک کام ہو جائے وہ غنیمت ہے۔ سہ ماہی دوم کا امتحان ۱۲ احسان/جون کو ہوگا۔ نصاب یہ ہے (۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۶ ربع دوم و سوم (۲) رسالہ سبز اشتہار (الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے طلب کریں) (۳) خلافت کا مفہوم اور اس کی برکات از حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام حضور کے الہامات کی روشنی میں۔ نوٹ:۔ بدقسمتی سے پچھلے سہ ماہی کا الفضل ... دعا ہے ... از عمار اعلیٰ سے گذارش ہے کہ پرچوں کی مطلوبہ تعداد دفتر کو جلد مطلع کریں تا کہ دوبارہ چھپوانے کی زحمت نہ ہو۔

قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد کے آداب

مکرم نذیر احمد صاحب خادم لاکھا روڈ ضلع نواب شاہ

وہ جگہ یا عمارت جہاں مسلمان اللہ تعالیٰ اور رسول کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور بتائے ہوئے طریق کے مطابق قبلہ رُو ہو کر پنجگانہ نماز ادا کرتے نوافل پڑھتے ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں مسجد کہلاتی ہے۔ مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر اور اسی کی ملکیت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کے لئے وقف ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَقِیْمُوْا وُجُوْھَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ

(سورۃ الاعراف ع ۳)

کہ: ”ہر مسجد کے پاس اپنی توجہ درست کر لیا کرو اور اللہ کی عبادت کو خالص اُسی کا حق قرار دیتے ہوئے اُسی کو پکارو“۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

”مسجد میں صبح و شام نماز کے لئے جانا ایسا ہی ہے جیسے جہاد کے لئے جانا“

نیز حضور فرماتے ہیں کہ:۔

”مسجد میں باجماعت نماز کے لئے جانے والے شخص کا ہر قدم اُس کے لئے ایک نیکی کو واجب کرتا اور ایک گناہ کو مٹاتا ہے“

حضور پُرنور نے یہ بھی خوشخبری دی کہ ”جو لوگ صبح کے اندھیرے میں مسجد کی طرف جاتے ہیں قیامت کے روز اُن کے لئے ایک کامل روشنی ہوگی“

مسجد کے چند نہایت ضروری آداب یہ ہیں:۔

۱۔ مسجد میں باقاعدہ پنجگانہ فرض نمازیں (فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء) باجماعت ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض قرار دیا گیا ہے

۲۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں مسجد میں رکھے اور یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

یعنی میں اللہ کے نام سے مسجد میں داخل ہوتا ہوں۔ اللہ کے رسول پر درود اور سلام ہو۔ اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور رحمت کے دروازے کھول دے۔ (مشکوٰۃ)

۳۔ مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز نفل تحیۃ المسجد کے طور پر پڑھنی مسنون ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بھی سنت مبارکہ ہے کہ حضور جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نفل ادا فرماتے پھر گھر تشریف لے جاتے

۴۔ مسجد سے باہر نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں مسجد سے باہر رکھے اور یہ مسنون دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ ”اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا طلبگار ہوں“

۵۔ مسجد صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت، ذکر الٰہی، تلاوت قرآن کریم، دینی اجتماعات علم دین سیکھنے اور سکھانے کے لئے مخصوص ہے۔ مسجد میں دنیوی امور پر گفتگو اور ذاتی اغراض اور خرید و فروخت وغیرہ کی باتیں کرنا سخت منع ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سخت ناپسند فرمایا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَکُوْنُ حَدِیْثُھُمْ فِیْ مَسَاجِدِھِمْ فِیْ اَمْرِ دُنْیَاھُمْ فَلَا تُجَالِسُوْھُمْ فَلَیْسَ لِلّٰہِ فِیْھِمْ حَاجَۃٌ۔ (شعب الایمان)

لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا جبکہ مسجدوں میں وہ دنیوی معاملات کے متعلق باتیں کیا کریں گے تم ایسے لوگوں کے پاس مت بیٹھنا۔ اللہ کو ایسے لوگوں سے کچھ واسطہ نہیں۔

۶۔ مسجد میں کسی قسم کا شور نہیں ہونا چاہئے بلکہ پُرسکون ہو کر ذکر الٰہی کرنا چاہئے تاکہ دوسرے نمازیوں کی نماز میں حرج واقع نہ ہو اور وہ پوری یکسوئی سے اپنے ربّ جلیل کی عبادت کر سکیں حتیٰ کہ نماز کے اوقات میں قرآن کریم بھی بلند آواز سے نہ پڑھا جائے چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اِنَّ الْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ فَلْیَنْظُرْ مَا یُنَاجِیْہِ بِہٖ وَلَا یَجْھَرْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ بِالْقُرْاٰنِ (احمد)

نمازی نماز میں اپنے رب سے علیحدگی میں گفتگو کر رہا ہوتا ہے اُسے چاہئے کہ اس بات کو مدنظر رکھے کہ اس کی یہ گفتگو کس قسم کی ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ شان کے مطابق کلام کرے) اور چاہئے کہ تم میں سے کوئی شخص بھی دوسرے نمازیوں کے پاس بلند آواز سے قرآن نہ پڑھے“

۷۔ اگر کسی کی کوئی چیز مسجد سے کہیں باہر گم ہو جائے تو اُس کی تلاش اور بازیابی کے لئے مسجد میں اُس کا اعلان نہ کیا جائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس فعل پر ناراضگی کا اظہار فرماتے اور یہ ارشاد فرماتے کہ ”لَا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْکَ ضَالَّتَکَ“۔ ”خدا تجھے تیری گمشدہ چیز نہ لوٹائے“۔ ہاں البتہ جو چیز مسجد میں گم ہو جائے۔ اس کا اعلان مسجد میں ہو سکتا ہے۔

۸۔ نکاح کے چھوہارے مسجد میں تقسیم نہیں کرنے چاہئیں بلکہ مسجد کے دروازہ کے باہر تقسیم کرنے چاہئیں

۹۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت اللہ کا خوف اور اس کی عظمت و کبریائی کا احساس دل میں جاگزین ہونا چاہئے اور پورے وقار اور سنجیدگی سے مسجد میں داخل ہو کر ذکر الٰہی میں مشغول ہونا چاہئے۔ بعض لوگ رکعت پانے کے لئے غیر معمولی تیز چل کر یا دوڑ کر مسجد میں داخل ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ چیز مسجد کے احترام کے خلاف اور احکم الحاکمین کے دربار میں حاضری کے لئے جس عجز و انکسار کی ضرورت ہے اسکے منافی ہے

۱۰۔ مسجد میں صاف ستھرے لباس اور صاف و مطہر جسم کے ساتھ داخل ہونا چاہئے اور مسجد کی صفائی کا بھی خاص خیال رکھنا چاہئے بہت چھوٹے بچوں کو مسجد میں ساتھ نہیں لانا چاہئے۔ مبادا وہ مسجد میں پیشاب وغیرہ کر دیں یا رونے اور شور مچانے سے دوسرے نمازیوں کو پریشان کریں ایسی کوئی چیز مثلاً پیاز وغیرہ کھا کر مسجد میں نہ جانا چاہئے جس کی بُو سے دوسروں کو ناگواری کا احساس ہو۔ بلکہ حتی الوسع خوشبو لگا کر مسجد میں جانا چاہئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ”مسجد میں جھاڑو دینا۔ اسے پاک و صاف رکھنا۔ مسجد کا کوڑا کرکٹ باہر پھینکنا۔ مسجد میں خوشبو سلگانا۔ خصوصاً جمعہ کے روز مسجد میں خوشبو لگانا یہ اہتمام کرنا جنت میں لے جانے والے کام ہیں“ دینی ماحول ارشاد ربانی ہے:۔

خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ

(الاعراف ع ۳) کہ ہر نماز اور مسجد کے قریب زینت کے سامان اختیار کر لیا کرو“

۱۱۔ نمازی کے آگے سے گزرنا سخت منع ہے اگر اشد ضرورت ہو تو اتنے فاصلے سے گزرنا چاہئے کہ نمازی کی نماز میں خلل واقع نہ ہو (بخاری)

۱۲۔ جو لوگ مسجد میں بعد میں آئیں وہ لوگوں کے کندھوں اور سروں کے اوپر سے پھلانگتے ہوئے آگے جانے کی کوشش نہ کریں۔ (بخاری)

۱۳۔ مسجدوں کو آباد رکھنا، انہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے معمور کرنا اور ان میں باجماعت نماز ادا کرنا اہل ایمان کا خاص امتیاز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ۔ (التوبہ: ۱۸)

اللہ کی مسجدوں کو تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اور نماز کو قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ سو قریب ہے کہ ایسے لوگ کامیابی کی طرف لے جائے جائیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس سعادت سے بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم نسلاً بعد نسلٍ اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنے والے اور اسکے مطیع و فرمانبردار بندے بن کر اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ اور اس کے مقدس و محبوب رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گزارنے والے ہوں آمین یا ارحم الراحمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۶)

مسل نمبر ۲۲۰۷۲

مَیں ناصر محمود بانی نوائے ولد بابا گینڈ احمد یوسف صاحب پیشہ تجارت عمر ۴۷ سال بیعت ۱۴ مارچ ۱۹۵۳ء ساکن جاکرتا انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکان ایک عدد مالیتی -/۵۰،۰۰۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین

۲۔ پلاٹ زمین مالیتی -/۵۰،۰۰۰،۰۰۰ " "

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱،۵۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد بصورت تجارت ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ناصر محمود بانی نوائے جاکرتا۔ انڈونیشیا۔ گواہ شد۔ محمد صادق تحریک جدید کوارٹر ۴۹ ربوہ۔ گواہ شد حسن محمد عارف نائب وکیل التبشیر ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۰۷۳

مَیں منصورہ بیگم زوجہ ناصر احمد بانی نوائے صاحب پیشہ ٹیلر عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن جاکرتا انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ا۔ سنگر مشین ۳ عدد مالیتی -/۷۵،۰۰۰ روپے انڈونیشین۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد بصورت ٹیلرنگ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ منصورہ بیگم جاکرتا انڈونیشیا۔
گواہ شد۔ ناصر احمد بانی نوائے (خاوند موصیہ)
گواہ شد مولوی محمد صادق کوارٹر ۴۹ تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۰۷۴

مَیں عبد الرحیم غنی ولد عبد الغنی یعقوب پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن جاکرتا انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ پلاٹ رقبہ ۳۳۰۰ مربع میٹر

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰،۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد عبد الرحیم غنی جاکرتا انڈونیشیا۔ گواہ شد مولوی محمد صادق کوارٹر ۴۹ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نور محمد نسیم سیفی وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۰۷۵

مَیں زلیخا مشتن بیوہ غلام حسین مشتن صاحب۔ پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال۔ بیعت ۱۹۶۰ء ساکن ماریشس بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ا۔ جیولری مالیتی -/۵۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۵ روپے ماہوار آمد ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ زلیخا مشتن ماریشس۔
گواہ شد رشید حسین پرنسپل ٹی۔ آئی احمدیہ کالج روز ہل ماریشس۔ گواہ شد ایس۔ اے منور انچارج احمدیہ مشن ماریشس۔

مسل نمبر ۲۲۰۷۶

مَیں خالد محمود ولد محمود احمد برمی صاحب پیشہ ٹیچر عمر ۱/۲ ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن روکوپر سیرالیون۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۰ پونڈ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ خالد محمود ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول روکوپر سیرالیون۔

گواہ شد۔ مبرور احمد بھٹی۔ بی۔ ایس سی بی۔ ایڈ۔ ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول روکوپر سیرالیون۔

گواہ شد۔ خلیل احمد مبشر مبلغ انچارج روکوپر جماعت۔ سیرالیون۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیۂ نفوس کرتی ہے

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بیٹے عزیزم طاہر احمد خان کا نکاح عزیزہ فوزیہ سلیم بنت برادرم چوہدری محمد سلیم احمد صاحب ریسرچ آفیسر بہاولپور کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار ۲۵۰۰۰ روپیہ حق مہر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری فاضل نے ۹ رمئی ۱۹۷۵ء کو بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے آمین۔

(ڈاکٹر محمد خان علی پور۔ ضلع ملتان)

درخواست دعا

میرے لڑکے سہیل احمد کی چھاتی اور پیٹ گرم دودھ گرنے کی وجہ سے جل گئے ہیں ابھی تک زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچے کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور دین کا خادم بنائے آمین (ثناء اللہ حوالدار کلرک پشاور چھاؤنی)

فوری ضرورت

ایک فیکٹری میں کام کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ امیر جماعت کی تصدیق سے درخواست دیں

(۱) اکاؤنٹنٹ - جو لمیٹڈ کمپنی میں کام کا تجربہ رکھتا ہو۔
(۲) سٹورکیپر - جو کم از کم دس سال کا تجربہ رکھتا ہو۔
(۳) گیٹ انچارج - جو کم از کم ۵ سال فیکٹری میں کام کر چکا ہو۔
سیکورٹی انچارج -
(۴) چوکیدار - عمر ۴۰/۴۵ سال۔ صحت اچھی ہو۔

تنخواہ معقول دی جائے گی

معرفت اخبار الفضل

چندہ مجلس انصار اللہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک ادا کر کے ممنون فرمائیں۔
(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام نے مذہبی رواداری پر اتنا زور دیا ہے جس کی نظیر کسی اور مذہب میں موجود نہیں

اسلام کے نزدیک قبول مذہب کے بارہ میں ہر شخص کو آزادی رائے کا حق حاصل ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ (الفرقان) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"فرماتا ہے۔ تو ان لوگوں سے کہدے کہ میں تم سے خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے بدلہ میں کسی اجر کا طالب نہیں۔ میرا اجر تو صرف اتنا ہی ہے کہ اگر کسی شخص کا دل اسلام کی صداقت قبول کرنے کے لئے کھل جائے اور وہ اپنی مرضی سے اس راہ کو اختیار کر لے جو اسے خدا تعالیٰ تک پہنچانے والی ہے تو وہ اسلام میں داخل ہو جائے اور اپنے رب کی رضا حاصل کر لے۔

یہ آیت اسلام کے اس بلند ترین نظریہ کو دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے کہ قبول مذہب کے بارہ میں ہر شخص کو آزادی رائے کا حق حاصل ہے اور اسے اختیار ہے کہ وہ جس مذہب کو چاہے قبول کرے۔ اس بارہ میں کسی پر جبر و تشدد کا روا رکھنا جائز نہیں۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث ہوئے اُس وقت عرب اور دوسرے ممالک کے لوگ مذہبی معاملات میں جبر و تشدد کو روا رکھنا بالکل جائز سمجھتے تھے۔ لیکن قرآن کریم نے اس طریق عمل کو غلط قرار دیتے ہوئے اعلان کیا کہ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (البقرۃ ع ۳۴) یعنی دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ہدایت اور گمراہی میں خدا تعالیٰ نے نمایاں فرق کر کے دکھا دیا ہے۔ پس جو سمجھنا چاہے وہ دلیل سے سمجھ سکتا ہے اس پر جبر نہیں کرنا چاہیئے۔

اس آیت سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اسلام غیر مذاہب سے کس قدر رواداری کی تعلیم دیتا ہے اور مذہبی معاملات میں انہیں کس قدر آزادی عطا کرتا ہے مگر افسوس ہے کہ اسلام کی اس روشن تعلیم کے ہوتے ہوئے یورپین مستشرقین نے انتہائی ظلم سے کام لیتے ہوئے بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض کیا ہے کہ آپ کا غیر مذاہب سے سلوک جبر و تشدد پر مبنی تھا اور آپ کا مذہب تلوار کا مذہب تھا حالانکہ مذہبی رواداری پر اسلام نے اس قدر زور دیا ہے کہ جس کی نظیر کسی اور جگہ نہیں پائی جاتی۔ (۱) آپ کی بعثت سے پہلے دنیا میں عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا کہ جب تک غیر مذاہب والوں کو کلی طور پر جھوٹا ثابت نہ کر لیا جائے اپنے مذہب کی سچائی ثابت نہیں ہو سکتی مگر اسلام نے اس نظریہ کو غلط قرار دیا۔ چنانچہ اسلام جہاں اپنی خوبیوں کو پیش کرنے کا حکم دیتا ہے وہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت واضح طور پر یہ بھی تعلیم دی ہے کہ کسی دوسرے کی خوبی کا انکار نہیں کرنا چاہیئے۔ اور یہ بھی کہ ہر مذہب میں کچھ نہ کچھ خوبیاں ہیں جن کا انکار کرنا سراسر ظلم ہے۔ ..... اس طرح آپ نے دنیا کی تمام اقوام اور مذاہب پر بہت بڑا احسان کیا۔

(۲) پھر آپ نے فرمایا کہ کسی مذہب کے پیروؤں کے متعلق یہ نہ کہو کہ وہ اپنے مذہب کو دھوکا اور فریب سے مانتے ہیں بلکہ باوجود اس کے کہ پہلے مذاہب بگڑ چکے ہیں۔ ان کے ماننے والوں میں سے اکثر انہیں دل سے سچا سمجھ کر ہی مانتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں یہود کے متعلق آتا ہے کہ ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ اگر اُن کے پاس ڈھیروں ڈھیر مال بھی امانت رکھوا دیا جائے تو وہ اُس میں خیانت نہیں کریں گے (آل عمران ع ۸) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں میں ایسے لوگ موجود تھے جو اپنے مذہب کو سچا سمجھ کر مانتے تھے۔ اسی طرح عیسائیوں کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ اُن میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کا ذکر سُن کر رونے لگ جاتے ہیں اور خشیت سے اُن کے دل بھر جاتے ہیں (مائدہ ع ۱۱) کیا ایسے لوگ اپنے مذہب کو فریب سے ماننے والے ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تس[illegible] ہے کہ اپنی اُمت کو بتایا ہے کہ انہیں دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے احساسات کا ہمیشہ احترام کرنا چاہیئے کیونکہ خواہ وہ جھوٹے مذاہب کے پیرو ہوں مگر بہر حال وہ انہیں سچا سمجھ کر ان کے پیچھے چل رہے ہیں"۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۱۱۴-۱۱۵)

تبدیلی دفتر محکمہ زراعت ربوہ

اب محکمہ زراعت کا دفتر
دار الرحمت شرقی B ۲۰/۲۵ میں ہے
عبد الحمید فیلڈ اسسٹنٹ زراعت ربوہ

درخواست دعا و شکریہ احباب

میرا بیٹا عزیزم زبیر احمد ۲؍ مارچ کو دماغ کے بقیہ زخم کے تیسرے اپریشن کے نتیجہ میں اب رُو بصحت ہے۔ سر کا زخم پوری طرح مندمل ہو چکا ہے۔ اب صرف دائیں بازو اور دائیں ہاتھ سے معذور ہے۔ میں احباب جماعت کی مخلصانہ دعاؤں کا خلوص دل سے شکر گزار ہوں اور مزید دعاؤں کے لئے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بقیہ بیماری کو بھی محض اپنے فضل سے دور فرمائے اور عزیز موصوف کو صحت کاملہ سے نوازے آمین۔

(خاکسار (لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ) محمد سعید ۳۷ سرور روڈ لاہور چھاؤنی)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم چوہدری منیر الدین صاحب بابر ایم۔اے (جرنلزم) لاہور کا نکاح عزیزہ طلعت صاحبہ بنت چوہدری لطف المنان صاحب مرحوم (ملیسر محترم مولانا رحمت علی صاحب مرحوم سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا) کے ساتھ بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر بتاریخ ۱۶/۵/۷۵ مسجد احمدیہ دار الذکر لاہور میں مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد مربی سلسلہ احمدیہ نے بعد نماز جمعہ پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین اور سلسلہ کے لئے بابرکت کرے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔

(چوہدری قمر الدین محلہ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

شادی کی مبارک تقریب

۱۶؍ مارچ ۱۹۷۵ء (بروز اتوار) خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ السلام کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ عزیزہ کا نکاح جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عزیزم ملک محمد نسیم خان صاحب ابن ملک محمد شفیع صاحب مرحوم آف ننکانہ صاحب کے ساتھ پڑھا تھا۔

رخصتانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا محبت بھرا مبارکباد کا پیغام موصول ہوا جو ہم سب کے لئے باعث فخر و مسرت ہوا۔ اس تقریب میں جماعت کے متعدد بزرگ ازراہ نوازش شامل ہوئے۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(خاکسار عبد الجلیل عشرت ۴۱-۲ اندر سٹریٹ کرشن نگر لاہور)

خدام ۸؍ جون تا ۱۵؍ جون ہفتہ وصولی منائیں

اور اپنے چندہ جات مع بقایاجات ادا کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۲۰/- روپے
نورِ نظر اولادِ نرینہ کے لئے کورس ۳۵/- روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ - ربوہ فون ۵۳۸